مشکوٰۃ شریف
ALAHAZRAT NETWORK
اعلیٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org
تصنیف: امام ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب رحمہ اللہ
(متوفی ۷۴۲ھ)
ترجمہ: فاضلِ شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

لَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ فَقَالَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَ اَهْلَ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

108/37 وَعَنْ نَّافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَاُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔)

109/38 وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا فِي النَّارِ قَالَ فَلَمَّا رَاَى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ لَوْ رَاَيْتِ مَكَانَهُمَا لَاَبْغَضْتِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَلَدِيْ مِنْكَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

110/39 وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا کہ میرے ذہن میں تقدیر کے بارے میں کچھ سوالات ہیں آپ مجھے ان کے بارے میں کوئی حدیث بتائیں شاید اللہ تعالیٰ میرے دل سے ان شبہات کو دور کر دے تب جناب ابی بن کعب نے فرمایا پہلے تو یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ اگر آسمان کے رہنے والوں اور زمین پر بسنے والوں کو عذاب میں مبتلا کرے تو یہ عمل ظلم نہ ہو گا اور اگر ان بندوں پر رحمت فرمائے تو اس کی رحمت ان کے اعمال سے بہتر اور برتر ہو گی اگر تم احد پہاڑ کے برابر بھی سونا راہ خدا میں دے دو تو یہ عمل اس وقت تک قابل قبول نہ ہو گا جب تک کہ تم تقدیر پر ایمان نہ لاؤ اور یقین رکھو کہ جو چیز تمہیں ملی ہے وہ خطا کرنے والی نہ تھی اور جس چیز نے تم سے خطا کی ہے وہ تمہیں ملنے والی نہ تھی اگر مرتے وقت تمہارا یہ عقیدہ نہ ہو گا تو جہنم میں داخل ہو گے پھر میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی معلوم کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا پھر جناب ابی نے دیا تھا اس کے بعد میں جناب حذیفہ بن یمان کے پاس آیا تو انہوں نے بھی دلایا

حضرت نافع تابعی روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جناب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ فلاں آدمی نے آپ کو سلام کہا ہے جناب ابن عمر نے فرمایا مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس نے دین میں نئی بات نکالی ہے اگر ایسا ہے تو اس کو میرا (جواب) نہ کہنا بیشک میں نے سرکار دو عالم علیہ السلام سے سنا ہے کہ میری امت میں یا اس امت میں (شک راوی) زمین میں دھنسنا صورتوں کا مسخ ہونا اور آسمان سے پتھروں کی بارش جیسے عذاب منکرین تقدیر پر ہوں گے۔ (روایت ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ لیکن امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث ۔۔۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو دور جاہلیت میں فوت ہوئے تھے سرکار نے فرمایا کہ وہ دونوں جہنم میں ہیں حضرت علی فرماتے ہیں جب سرکار نے جناب خدیجہ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو فرمایا اگر تم ان کی جگہ دیکھ لو تو تم بھی انہیں برا سمجھنے لگو گی تب جناب خدیجہ نے اس اولاد کے بارے میں دریافت فرمایا جو سرکار سے تھی تو آپ نے فرمایا وہ جنت میں ہے اس کے بعد سرکار نے فرمایا مومن اور ان کی اولاد جنتی ہیں مشرکین اور ان کی اولاد جہنمی پھر سرکار نے یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کا اتباع کیا آخر آیت تک۔ (احمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو ان کی

كل نسمة هو خالقها من ذريته الى يوم القيمة وجعل
بين عيني كل انسان منهم وبيصا من نور ثم عرضهم على
ادم فقال اي رب من هؤلاء قال ذريتك فراى رجلا
منهم فاعجبه وبيص ما بين عينيه قال اي رب من
هذا قال داؤد فقال اي رب كم جعلت عمره قال ستين
سنة قال رب زده من عمري اربعين سنة قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم فلما انقضى عمر ادم الا اربعين
جاءه ملك الموت فقال ادم اولم يبق من عمري اربعون
سنة قال اولم تعطها ابنك داؤد فجحد ادم فجحدت
ذريته ونسي ادم فاكل من الشجرة فنسيت ذريته و
خطأ ادم وخطات ذريته۔

(رواه الترمذي)

۱۱۱/۴۰ — وعن ابي الدرداء عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال خلق الله ادم حين خلقه فضرب كتفه اليمنى
فاخرج ذرية بيضاء كانهم الذر وضرب كتفه اليسرى
فاخرج ذرية سوداء كانهم الحمم فقال للذي في يمينه
الى الجنة ولا ابالي وقال للذي في كتفه اليسرى الى النار
ولا ابالي۔

(رواه احمد)

۱۱۲/۴۱ — وعن ابي نضرة ان رجلا من اصحاب النبي
صلى الله عليه وسلم يقال له ابو عبد الله دخل عليه
اصحابه يعودونه وهو يبكي فقالوا له ما يبكيك الم يقل
لك رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ من شاربك ثم
اقره حتى تلقاني قال بلى ولكن سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل قبض بيمينه
قبضة واخرى باليد الاخرى وقال هذه لهذه وهذه
لهذه ولا ابالي ولا ادري في اي القبضتين انا۔

(رواه احمد)

۱۱۳/۴۲ — وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

پشت پر اپنا دست قدرت رکھا تو ان کی پشت سے وہ تمام اولاد برآمد ہوئی جن
کو قیامت تک پیدا ہونا تھا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں نور ودیعت
فرمایا اور ان کو جناب آدم کے سامنے پیش کیا جناب آدم نے رب کریم سے دریافت
کیا خداوندا یہ کون ہیں؟ خالق و مالک نے فرمایا تمہاری اولاد ہے ان میں سے ایک
شخص کی پیشانی کی چمک انہیں اچھی معلوم ہوئی اور آپ نے دریافت کیا خداوندا
یہ کون ہیں جواب ملا یہ جناب داؤد ہیں جناب آدم نے سوال کیا خداوندا ان کی عمر
کتنی ہے جواب ملا ساٹھ سال آدم علیہ السلام نے کہا خداوندا انہیں میری عمر سے
چالیس سال اور دیدے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت آدم علیہ السلام
کی عمر کے چالیس سال باقی تھے تو ملک الموت ان کے پاس آئے تو جناب آدم نے
فرمایا کیا میری عمر کے چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ تو جناب عزرائیل نے فرمایا کیا
آپ نے اپنی عمر میں چالیس سال حضرت داؤد کو نہیں دیئے تھے تو جناب آدم نے انکار
کر دیا اسی بھلاوے کی ذریت میں بھی انکار کی عادت پیدا ہوئی اسی طرح حضرت آدم نے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا جب حق تعالیٰ نے جناب آدم کی تخلیق فرمائی تو
انکے داہنے کاندھے پر دست قدرت رکھا تو اس سے ان کی ذریت چیونٹیوں کی
طرح نکلی جو صاف شفاف اور سفید تھی لیکن جب دست قدرت بائیں کاندھے
پر رکھا تو جو ذریت برآمد ہوئی وہ سیاہ اور کوئلے کی طرح تھی۔ اس موقع پر رب
تعالیٰ نے فرمایا میری ذات بے نیاز ہے یہ دائیں ہاتھ والی ذریت جنتی اور
میری ذات بے نیاز ہے یہ بائیں طرف والی ذریت جہنمی ہے (احمد)
حضرت ابونضرہ تابعی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک صحابی جن کا نام ابوعبداللہ تھا بیمار ہوئے تو انکے دوست عیادت کیلئے آئے
تو انہیں روتا ہوا پایا جب انسے سوال کیا جناب رونے کا کیا سبب ہے، کیا آپ سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ تم مونچھ کے بال لو یعنی انہیں کترا کرو اور اس عمل پر
مداومت کرو یہاں تک کے آخرت میں مجھ سے ملاقات کرو ابوعبداللہ نے فرمایا کیوں نہیں ابوعبداللہ
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں دست قدرت کی
مٹھی میں ایک جماعت کو لیا اور دوسری جماعت بائیں دست قدرت کی مٹھی میں لیا اور داہنی مٹھی سے
ایک جانب (جنت کیطرف) اشارہ فرمایا اور دوسری سے دوسری جانب (دوزخ کیطرف)
اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ جنتی اور دوزخی ہیں اور میری ذات بے نیاز ہے ابوعبداللہ کہتے ہیں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ